34

حضرت یونس علیہ السلام بنی متی

اور انکے پدر بزرگوار علیہ السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔ ۳۴

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؐ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکریّا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاءؑ"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمدؐ باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاءؑ اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاءؑ کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاءؑ اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاءؑ کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷٦﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸٤﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸٦﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزرگوار علیہ السّلام کے حالات

حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کوئی آبادی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان اس کو فائدہ دیتا ہاں یونسؑ کی قوم جب (عذاب ظاہر ہونے پر) ایمان لائی تو ہم نے دنیاوی زندگی میں اُن سے رسوائی کا عذاب ٹال دیا اور ہم نے انہیں ایک وقت تک چین و آرام دے دیا۔ اور دُوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ صاحب ماہی یعنی یونسؑ یاد کرو جس وقت کہ وہ اپنی قوم کے درمیان سے اُن پر غضبناک ہو کر نکلے اور یہ گمان کیا کہ ہم ان پر روزی تنگ نہ کریں گے۔ امام رضاؑ سے منقول ہے یعنی ان کو یقین ہو گیا تھا کہ ہم اُن پر روزی تنگ نہ کریں گے اور بعض کا قول ہے یعنی انہی کا گمان تھا کہ ترک اولیٰ جو اُن سے صادر ہوا ہم اس پر کوئی عقوبت مقرر نہ کریں گے چنانچہ حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ انہوں نے تاریکیوں اور ظلمتوں میں ندا کی اور امام رضاؑ نے فرمایا یعنی ظلمت شب و ظلمت دریا اور تاریکی شکم ماہی میں (انہوں نے ندا کی) کہ معبود تیرے سوا کوئی خدا نہیں میں تیری تنزیہہ کرتا ہوں اُن تمام امور سے جو تیری ذات و صفات کے لائق نہیں ہیں (تو ہر عیب سے پاک و پاکیزہ ہے) بیشک میں قصور وار ہوں یا یہ کہ میں قوم کے درمیان سے چلا آیا حالانکہ اُن کے ساتھ رہنا بہتر تھا یا یہ الفاظ عاجزی و شکستگی کے طور پر کہا بغیر اس کے کہ کوئی گناہ یا امر ناپسندیدہ صادر ہوا ہو۔ حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب مچھلی کے پیٹ میں ایسے اطمینان قلب کے ساتھ خدا کا ذکر کیا کہ میں کبھی خدا کی ایسی عبادت نہیں کی تو (خدا فرماتا ہے کہ) ہم نے ان کی دعا قبول کی اور غم واندوہ سے ان کو نجات عطا کی اور ہم یوں ہی مومنوں کو غم و رنج سے نجات دیتے ہیں۔ جبکہ وہ ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں۔

ترجمہ، اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی۔ یہ سب نیکوکار تھے ﴿۸۵﴾ اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿۸۶﴾ الانعام

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے، بیشک یونس پیغمبروں میں سے تھے۔ جس وقت قوم کے درمیان سے نکلے اور سامان واسباب اور لوگوں سے بھری ہوئی کشتی کی جانب آئے، تو اہلِ کشتی کے درمیان قرعہ ڈالا گیا جبکہ مچھلی کشتی کی راہ میں حائل ہوئی تو وہ مغلوبوں میں سے ہوئے اور قرعہ ان کے نام نکلا، تو مچھلی ان کو نگل گئی۔ اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے۔ تو اگر وہ تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو بے شبہ قیامت تک مچھلی کے شکم میں رہتے پھر ہم نے ان کو شکم ماہی سے نکال کر ایک صحرا میں ڈال دیا جہاں نہ کوئی درخت تھا نہ سبزہ حالانکہ وہ بیمار تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کا جسم اس بچے کے مانند (نرم و نازک) ہو گیا تھا۔ جس وقت کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور ہم نے کدو کا درخت ان کے لئے اُگا دیا جو اُن پر سایہ فگن ہو گیا۔ اور ہم نے ان کو ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ لوگوں پر مبعوث کیا یعنی زمین نینوا پر جو موصل کے شہروں میں سے ہے۔ بعض کہتے ہیں اَوْ (یا) بمعنی واؤ ہے یعنی ایک لاکھ اور زیادہ۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے ان کو بہت سی جماعتوں کی طرف بھیجا کہ اگر ان کو کوئی دیکھتا تو کہتا ایک لاکھ اشخاص ہیں یا زیادہ اور زیادتی کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ بیس ہزار تھے اور بعض تیس ہزار کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ستر ہزار تھے۔ وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے ان کو کچھ مدت تک مستفید ہونے دیا (یعنی) ان کی آخر عمر تک (دُنیا میں اُن سے عذاب ٹال دیا) اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ اور صاحب حوت مانند مت ہونا یعنی یونس کی طرح جبکہ انہوں نے مچھلی کے شکم میں سے پکارا حالانکہ وہ اس میں مقید تھے یا رنج واندوہ سے بھرے ہوئے تھے۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ خدا اُن کا تدارک کرتا اور اس کی نعمتیں اُن کو نہ پہنچتیں تو وہ خالی بیابان میں جو محل مذمت و ملامت تھا پڑے رہتے پھر اُن کے پروردگار نے ان کو برگزیدہ کیا اور ان کو نیکوں میں سے قرار دیا۔ ایک روایت کے مطابق جب یونسؑ صبح کو گئے اور کوہستان روحا کی طرف سے گذرے تو کہتے تھے، تیری خدمت میں آیا ہوں اور میں نے تیری دعوت کو قبول کیا ہے اے غموں اور بڑی سختیوں کے دور کرنے والے۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے کسی قوم پر سے عذاب کو اس کے آثار ظاہر ہو جانے کے بعد نہیں ٹالا سوائے یونسؑ کی قوم کے۔ حضرت یونسؑ ان کو اسلام کی دعوت دیتے رہے اور وہ انکار کرتے رہے تو اُن پر بددعا کرنے کا ارادہ کیا۔ اُن میں دو اشخاص تھے ایک عابد تنوخا نامی اور دوسرا عالم تھا جس کو روبیل کہتے تھے۔ عابد کہتا تھا بددعا کیجئے اور عالم اُن پر بد دُعا کیا جانا نہیں چاہتا تھا (اور) کہتا تھا کہ خدا آپ کی بددُعا رد نہیں کریگا لیکن اپنے بندوں کو ہلاک کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ یونسؑ نے عابد کی بات مان لی اور اُن کے لئے بددُعا فرمائی۔ خدا نے ان کو وحی کی فلان سال فلاں مہینے میں فلاں روز ان پر عذاب نازل کرونگا۔ جب اس وعدہ کا وقت قریب آیا حضرت یونسؑ عابد کو لے کر اُن کے درمیان سے نکل گئے مگر عالم اُنہی کے ساتھ رہا۔ آثار عذاب دیکھ کر عالم نے کہا خدا سے فریاد و استغاثہ کرو۔ شاید وہ تم پر رحم فرمائے اور عذاب کو ٹال دے لوگوں نے پوچھا کس طرح الحاح وزاری کریں، اُس نے کہا گھروں سے نکل پڑو جنگل میں چلو۔ بچوں کو اُن کی ماؤں سے جدا کردو۔ اونٹوں، گایوں اور بھیڑ بکریوں کے بچوں کو بھی اُن کی ماؤں سے الگ کردو، اور بارگاہ الٰہی میں گڑگڑاؤ کر توبہ کرو۔ یہ سُن کر سب نے ایسا ہی کیا۔ بیابان میں نکل گئے اور نالہ و فریاد اور بیحد گریہ وزاری کی۔ تو خدا نے ان پر رحم فرمایا اور عذاب ملتوی کردیا جبکہ اُن کے قریب ہو چکا تھا۔ اس کے بعد حضرت یونسؑ آئے تاکہ دیکھیں کہ وہ کس طرح ہلاک ہوئے ہیں۔ تو دیکھا کہ ہل چلانے والے ہل چلا رہے ہیں اُن سے پوچھا کہ یونسؑ کی قوم کا معاملہ کیا رہا۔ اُس نے حضرت کو نہیں پہچانا اور کہا کہ یونسؑ نے اُن پر نفرین کی اُن کی دُعا قبول ہوئی

ترجمہ، تو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان اسے نفع دیتا ہاں یونس کی قوم۔ جب ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کردیا اور ایک مدت تک (فوائد دنیاوی سے) ان کو بہرہ مند رکھا ﴿۹۸﴾ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ مومن ہو جائیں ﴿۹۹﴾ حالانکہ کسی شخص کو قدرت نہیں ہے کہ خدا کے حکم کے بغیر ایمان لائے۔ اور جو لوگ بے عقل ہیں ان پر وہ (کفر وذلت کی) نجاست ڈالتا ہے ﴿۱۰۰﴾

اُن پر عذاب نازل ہوا اور قوم کے لوگ جمع ہو کر روئے چلاّئے خدا کی بارگاہ میں توبہ کی خدا نے اُن پر رحم فرمایا اور عذاب اُن سے روکے کر پہاڑوں پر منتشر کر دیا۔ اب وہ لوگ حضرت یونسؑ کی تلاش میں ہیں تاکہ اُن پر ایمان لائیں۔ حضرت یونسؑ یہ سُن کر غضبناک ہوئے اور غصّہ میں بھرے ہوئے دریا کے کنارے پہنچے۔ ایک کشتی دیکھی جس پر سامان وغیرہ بار تھا اور روانہ ہونے والی تھی۔ حضرت اجازت لے کر اُس پر سوار ہو گئے جب کشتی دریا کے بیچ میں پہنچی خدا نے ایک بڑی مچھلی بھیجی جس نے کشتی کا راستہ بند کر دیا۔ حضرت یونسؑ نے جب اُس مچھلی کو دیکھا بہت ڈرے اور کشتی کے دوسرے لوگوں پر بھی خوف طاری ہوا اور بولے کہ ضرور کوئی گنہگار ہماری کشتی پر ہے دیکھنا چاہیئے وہ کون ہے جب قرعہ ڈالا گیا تو حضرت یونسؑ کے نام نکلا تو آپؑ کو مچھلی کے مُنہ میں ڈال دیا مچھلی پانی میں چلی گئی۔ ایک روایت کے مطابق سب سے پہلے جس کے لئے قرعہ ڈالا گیا وہ جناب مریمؑ تھیں اُن کے بعد حضرت یونسؑ کے لئے قرعہ ڈالا گیا جبکہ وہ کشتی میں اُس جماعت کے ساتھ سوار ہوئے اور کشتی دریا کے بیچ میں رُک گئی۔ تین مرتبہ اُس وقت قرعہ ڈالا گیا اور ہر مرتبہ حضرت یونسؑ کے نام نکلا۔ غرضکہ خدا نے مچھلی کو وحی فرمائی کہ میں نے یونسؑ کو تیرا رزق نہیں قرار دیا ہے۔ اُن کی ہڈی نہ توڑنا اور ان کا گوشت مت کھانا۔ مچھلی آپ کو دریاؤں میں گھماتی رہی۔ آپؑ مچھلی کے پیٹ میں نو گھنٹے رہے اور کسی جگہ آیا ہے کہ آپؑ تین روز رہے۔ اور وہ خدا کو تاریکیوں میں ندا دیتے تھے۔ جب مچھلی اُس دریا میں پہنچی جس میں قارون تھا اُس نے ایسی آواز سنی کہ پہلے کبھی نہ سنی تھی تو اس نے اُس فرشتے سے پوچھا جو اُس پر موکل تھا کہ یہ کیسی آواز ہے اُس نے کہا یہ یونسؑ پیغمبر ہیں (جو) مچھلی کے پیٹ میں ذکر خدا کر رہے ہیں۔ اُس نے کہا کیا تو

ترجمہ، اور ذوالنون (کو یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں (خدا کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾

سورۃ الأنبیاء

اجازت دیتا ہے کہ میں اُن سے کچھ کلام کروں کہا، ہاں۔ قارون نے کہا اے یونسؑ ہارونؑ کیا ہوئے؟ فرمایا وہ مر گئے تو قارون رویا پھر پوچھا موسیٰؑ کیا ہوئے؟ فرمایا وہ بھی گئے، قارون پھر رویا تو خدا نے اُس فرشتے پر وحی کی جو موکل تھا کہ عزیزوں کے لئے رقت کے سبب اُس پر عذاب میں تخفیف کر دے اور دوسری روایت کے بموجب وحی فرمائی کہ بقیہ ایام دُنیا تک عذاب کو ملتوی کر دے۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ پیغمبرؐ خدا فرماتے تھے کہ کسی کو زیبا نہیں ہے کہ یہ کہے کہ میں آسمان پر جانے سے خدا سے بہ نسبت یونسؑ کے جو دریا میں تھے نزدیک ہو گیا تھا کیونکہ خدا کے لئے آسمان و دریا سب ایک ہے۔ خدا مجھے آسمان پر اس واسطے لے گیا تھا کہ وہاں کے عجائب دکھلائے اور یونسؑ کو دریا میں لے گیا تاکہ دریاؤں کے عجائب دکھلائے۔

علمائے یہود میں کسی نے حضرت امیر المومنینؑ سے سوال کیا کہ وہ کون سا قید خانہ ہے جو اپنے قیدی کو لئے ہوئے زمین کے اطراف میں چکر لگاتا تھا فرمایا وہ مچھلی ہے جس کے شکم میں خدا نے حضرت یونسؑ کو قید کر دیا تھا وہ مچھلی دریائے قلزم میں چلی گئی وہاں سے دریائے مصر

ترجمہ، اور ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو جب ان کے پاس پیغمبر آئے ﴿۱۳﴾ (یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں ﴿۱۴﴾ وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو ﴿۱۵﴾ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام دے کر) بھیجے گئے ہیں ﴿۱۶﴾ اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس ﴿۱۷﴾ وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہم سے دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا ﴿۱۸﴾ انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس لئے کہ تم کو نصیحت کی گئی۔ بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے تجاوز کر گئے ہو ﴿۱۹﴾ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو ﴿۲۰﴾ ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں ﴿۲۱﴾ سورۃ یٰس

میں آئی پھر وہاں سے دریائے طبرستان میں پہنچی پھر بغداد کے دجلہ میں داخل ہوئی وہاں سے زمین کے نیچے چلی گئی یہاں تک کہ قارون کے پاس پہنچی۔ شکم ماہی میں حضرت یونسؑ نے جو ندا کی وہ یہ تھی "لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" خدانے ان کی دُعا مستجاب فرمائی اور مچھلی کو حکم دیا تو اُس نے آپؑ کو دریا کے کنارے پر اُگل دیا۔ آپؑ کا گوشت و پوست گل گیا تھا جسم کا بال گر گئے تھے، پھر خدانے درخت کدو آپؑ کے پاس اُگا دیا جس کو وہ مثل پستان مادر کے چوستے رہے اور اُس کے سایہ میں گذر کرتے تھے اور جس نے آپ کے جسم پر سایہ کیا تاکہ آفتاب کی حرارت سے تکلیف نہ ہو۔ وہ تسبیح خدا کرتے رہے اور شب و روز یاد خدا میں بسر کرتے تھے جب طاقت آگئی اور جسم مضبوط ہو گیا تو خدانے ایک کیڑا پیدا کر دیا جس نے درخت کدو کی جڑ کھالی اور درخت خشک ہو گیا۔ ایک روایت کے مطابق درخت کو حضرتؑ کے پاس سے دُور کر دیا۔ غرض جب آپؑ کے جسم پر آفتاب کی شعاعیں پڑیں (اور دھوپ سے اذیت پہنچی) تو آپؑ بیچین ہو کر فریاد کرنے لگے۔ خدانے ان کو وحی کی کہ اے یونسؑ ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں پر تم کو رحم نہ آیا اور اپنے لئے ایک ساعت کی تکلیف میں فریاد کرتے ہو عرض کی پالنے والے معاف کر اور میری خطا سے درگذر فرما۔ آخر خدانے ان کو صحت بخشی اور کہا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ۔ یہ سُن کر حضرت یونسؑ اپنی قوم کے پاس آئے۔ جب شہر نینوا کے قریب پہنچے۔ شہر میں داخل ہونے سے شرمانے لگے ایک چرواہے کو دیکھا تو اس سے فرمایا کہ شہر میں جاکر ندادے دو کہ یونسؑ یہاں

ترجمہ، اور یونس بھی پیغمبروں میں سے تھے ﴿۱۳۹﴾ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے ﴿۱۴۰﴾ اس وقت قرعہ ڈالا تو انہوں نے زک اُٹھائی ﴿۱۴۱﴾ پھر مچھلی نے ان کو نگل لیا اور وہ (قابل) ملامت (کام) کرنے والے تھے ﴿۱۴۲﴾ پھر اگر وہ (خدا کی) پاکی بیان نہ کرتے ﴿۱۴۳﴾ تو اس روز تک کہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اسی کے پیٹ میں رہتے ﴿۱۴۴﴾ پھر ہم نے ان کو جب کہ وہ بیمار تھے فراخ میدان میں ڈال دیا ﴿۱۴۵﴾ اور ان پر کدو کا درخت اُگایا ﴿۱۴۶﴾ اور ان کو لاکھ یا اس سے زیادہ (لوگوں) کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ﴿۱۴۷﴾ تو وہ ایمان لے آئے سو ہم نے بھی ان کو (دنیا میں) ایک وقت (مقرر) تک فائدے دیتے رہے ﴿۱۴۸﴾ سورۃ الصافات

آئے ہیں۔ چرواہے نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو شرم نہیں آتی کہ ایسا دعویٰ کرتے ہو۔ یونسؑ تو دریا میں ڈوب گئے اور ختم ہو گئے۔ حضرت یونسؑ نے فرمایا تیری یہ گوسفند گواہی دے گی کہ میں یونسؑ ہوں۔ غرضکہ اس کی ایک گوسفند بقدرت خدا گویا ہوئی اور کہا کہ یہی یونسؑ ہیں۔ چرواہے نے اس گوسفند کو اٹھالیا اور شہر کی جانب دوڑا ہوا گیا اور جب قوم سے پکار کر کہا کہ حضرت یونسؑ آئے ہیں تو لوگ مذاق سمجھ کر اس کو مارنے دوڑے، اس نے کہا یہ گوسفند گواہی دے رہی ہے کہ یونسؑ آئے ہیں۔ پھر وہ گوسفند گویا ہوئی اور بولی کہ چرواہا سچ کہتا ہے خدا نے یونسؑ کو تمہاری طرف بھیجا ہے۔ یہ سُن کر قوم حضرت یونسؑ کی طرف دوڑی اور لوگ ان کو شہر میں لائے اور سب ان پر ایمان لائے۔ اُن کا ایمان بہتر و نیک تھا خدا نے ان کو زندہ رکھا جب تک کہ ان کی حیات مقدر کر چکا تھا اور اپنے عذاب سے ان کو امان بخشی۔ روایت کے مطابق حضرت یونسؑ اپنی قوم کے درمیان سے نکل گئے اور اپنے پروردگار سے اُنس اختیار کیا اور جب پھر اپنی قوم کی جانب واپس آئے تو اُن کے مونس بن گئے۔

دوسری روایت کے مطابق (خدا نے) یونسؑ بن متا کو ان کی قوم پر مبعوث فرمایا جس وقت کہ ان کی عمر تیس سال تھی وہ بہت تنومند شخص تھے لیکن صبر کا حوصلہ بہت نہ رکھتے تھے اور قوم جانب التفات زیادہ نہ تھی اور پیغمبری کے بار گراں کی برداشت نہ رکھتے تھے اور بار نبوت اُٹھانے میں مشغول نہ ہوتے تھے بلکہ اس سے دور رہنا چاہتے تھے جیسے کہ شتر جوان بار اٹھانے سے بھاگتا ہے۔ غرض کہ تینتیس سال اپنی قوم میں رہے اور ان کو خدا پر ایمان اور اپنی پیغمبری و اطاعت کی جانب دعوت دیتے رہے لیکن وہ نہ ایمان لائے نہ آپ کی متابعت کی سوائے دو شخصوں

ترجمہ، تو اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو اور مچھلی (کا لقمہ ہونے) والے یونس کی طرح رہو نا کہ انہوں نے (خدا) کو پکارا اور وہ (غم و) غصے میں بھرے ہوئے تھے ﴿۴۸﴾ اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی ان کی یاوری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور ان کا حال ابتر ہو جاتا ﴿۴۹﴾ پھر پروردگار نے ان کو برگزیدہ کر کے نیکو کاروں میں کر لیا ﴿۵۰﴾ القلم

کے جن میں سے ایک روبیل تھے اور ایک کا نام تنوخا تھا۔ روبیل صاحب علم و پیغمبری و حکمت والے خاندان سے تھے اور یونسؑ کے ساتھ مدت سے رہتے تھے۔ قبل اس کے کہ وہ مبعوث ہوں اور تنوخا ضعیف العقل عابد و زاہد تھا جو خدا کی عبادت میں بہت کوشش و مبالغہ کرتا تھا لیکن علم و حکمت سے محروم تھا۔ روبیل گوسفند چراتے اور اسی پر زندگی گذارتے۔ تنوخا لکڑیاں سر پر جنگل سے لاتا اور فروخت کر کے روزی حاصل کرتا تھا۔ روبیل کی عزت یونسؑ کے نزدیک تنوخا سے زیادہ تھی۔ اس سبب سے کہ وہ صاحب علم و حکمت تھے اور مدت سے حضرت کی خدمت میں رہتے تھے۔ جب یونسؑ نے دیکھا کہ ان کی قوم اُن پر ایمان نہیں لاتی تو بہت مکدر ہوئے اور صبر و اضطراب نفس میں پیدا ہوا تو خدا سے اس حال کی شکایت کی اور کہا پروردگارا تو نے مجھے قوم پر مبعوث فرمایا جبکہ میں تیس سال کا تھا اور تینتیس سال اُن میں رہا اور ان کو تیری وحدانیت اور اپنی رسالت کی تصدیق کی دعوت دیتا رہا اور تیرے غضب اور عذاب سے ڈراتا رہا لیکن انہوں نے میری تکذیب کی اور میری رسالت سے انکار کیا اور ایمان نہ لائے اور میری پیغمبری کا مذاق اُڑاتے رہے اور مجھ کو ڈراتے و دھمکاتے ہیں۔ مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے لٰہذا ان پر عذاب نازل فرما، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہ لائیں گے خدا نے اُن پر وحی فرمائی کہ اُن کے درمیان حاملہ عورتیں، نابالغ بچے، ضیف مرد، کمزور عورتیں اور کمزور عقل کے لوگ ہیں۔ اور میں عدل کے ساتھ حکم کرنے والا خدا ہوں، میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ میں چھوٹوں پر قوم کے بزرگوں کے گناہ کے سبب عذاب نہیں کیا کرتا۔ اے یونسؑ وہ سب میرے بندے ہیں میرے پیدا کئے ہوئے اور بنائے ہوئے ہیں میرے شہر میں رہتے ہیں میری روزی کھاتے ہیں، چاہتا ہوں کہ ان کے عذاب میں ترقی و دلجوئی کے ساتھ تاخیر کروں انتظار کرتا ہوں کہ شاید وہ لوگ توبہ کرلیں۔ میں نے تم کو اُن پر مبعوث کیا ہے اس لئے کہ تم اُن کے محافظ و نگران رہو اور اُن پر مہربانی کرو اس قرابت کے سبب سے جو تم کو اُن سے ہے اور پیغمبری کی رافت و رحمت کے

لئے شفقت و کرم کے ساتھ اُن سے پیش آؤاور رسالت کے تحمل کے سبب اُن کی برائیوں پر صبر کرواور اُن پر بیماروں پر شفقت کرنے والے داناطبیب کے مانند اُن پر مہربان رہو لیکن تم نے اُن پر سختی کی اور رفق و مدارات سے پیش نہ آئے اور پیغمبروں کے طریقہ سے محبت و شفقت کے ساتھ اُن سے برتاؤنہ کیااور اب جبکہ تمہارا صبر زائل ہو گیااور تمہارا خُلق تنگ ہو گیااور بس تامّل اُن کے لئے عذاب کے طالب ہو گئے میرے بندے نوحؑ کا صبر تم سے زیادہ تھااور اُن کا اپنی قوم کے ساتھ برتاؤ بہت اچھا تھااور صبر وانتظار بہت زیادہ تھااور اُن کا عذر مکمل تھالہٰذا میں نے اُن کے لئے اُن کی قوم پر قہر و غضب کیا جبکہ وہ خود قوم پر غضبناک ہوئے اور میں نے ان کی دُعا قبول کی جب انہوں نے دُعا کی۔ یونسؑ نے عرض کی خداوندا میں اُن پر غضبناک نہیں ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے تیری مخالفت کی اور ان کے لئے میں نے بددُعا نہیں کی مگر جب کہ انہوں نے تیری نافرمانی کی لہٰذا تیرے عزت و جلال کی قسم میں اُن پر مہربان نہیں ہو سکتا اور اب ہرگز ان کو مشفقانہ نصیحت نہ کروں گا اُس کے بعد جبکہ وہ اس مدت میں کافر ہو گئے اور تیری وحدانیت سے انکار کرنے لگے اور میری رسالت کی تکذیب کرنے لگے لہٰذا اُن پر عذاب نازل فرما کیونکہ وہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے پھر حق تعالیٰ نے فرمایا اے یونسؑ وہ ایک لاکھ سے زیادہ مخلوق ہیں۔ میرے شہروں کو آباد کرتے ہیں اور بندے اُن سے پیدا ہوں گے۔ یہ پسند کرتا ہوں کہ انتظار کروں اور اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤں اس سبب سے کہ تمہارے اور اُن کے بارے میں میرے علم میں گذر چکا ہے اور میری تقدیر و تدبیر تمہاری تقدیر و تدبیر سے علیٰحدہ ہے تم پیغمبر مرسل ہو اور میں پروردگار حکیم ہوں اُن کے حالات کے بارے میں میرا علم باطنی اور پوشیدہ ہے۔ غیبی علوم جو میں جانتا ہوں۔ اس کی انتہا کسی کو نہیں معلوم۔ اور تمہارا علم ان کے ظاہری حالات سے متعلق ہے تم ان کے باطن اور انجام سے آگاہ نہیں ہو، اے یونسؑ میں نے اُن کے حق میں تمہاری دُعا قبول کی اور اُن پر عذاب بھیجوں گا لیکن تمہاری دُعا کا قبول ہونا میری جانب سے تمہارے ثواب کے حصّہ

میں زیادتی کا سبب نہ ہوگا اور تمہارے قرب و منزلت کے درجہ کے لئے بہتر ہوگا۔ اور ماہ شوال کے روز چہار شنبہ کو طلوع آفتاب کے بعد اُن پر عذاب نازل ہوگا، لہٰذا اُن کو آگاہ کردو کہ ایسا ہی ہوگا۔ یہ سن کر یونسؑ بہت خوش ہوئے نہ رنجیدہ ہوئے نہ یہ سمجھے کہ اس کا انجام کیا ہوگا پھر تنوخا عابد کے پاس آئے اور اپنی قوم پر عذاب کا حال اُن سے بیان کیا کہ فلاں روز عذاب نازل ہوگا اور کہا آؤ قوم کو آگاہ کردیں۔ تنوخا نے کہا کہ چھوڑیئے کیا ضرورت ہے ان کو اطلاع دینے کی اچھا ہے کفر و معصیت کے سبب بے خبری میں اُن پر عذاب نازل ہو جائے۔ حضرت یونسؑ نے کہا ہم روبیل کے پاس چل کر مشورہ کریں کیونکہ وہ ایک مرد عالم و دانا ہیں اور پیغمبر کے خاندان سے ہیں۔ غرض کہ روبیل کے پاس پہنچے۔ یونسؑ نے کہا خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ فلاں وقت میری قوم پر عذاب نازل فرمائے گا تمہاری کیا رائے میں جاکر قوم کو آگاہ کردوں۔ روبیل نے کہا واپس جایئے اور اپنے معبود سے پیغمبر بردبار و رسول صاحب کرم و بزرگ کے مانند ان کی شفاعت کیجئے اور التجا کیجئے کہ خدا اُن سے عذاب کو روک دے کیونکہ خدا اُن پر عذاب کرنے سے بے نیاز ہے۔ اور اپنے بندوں کے لئے نرمی و شفقت زیادہ پسند فرماتا ہے اور یہ آپ کے لئے زیادہ نفع کا باعث ہے اور اس کی بارگاہ میں آپ کے قرب و منزلت کی زیادتی کا سبب ہوگا۔ شاید آپ کی قوم کفر و انکار سے باز آئے اور ایمان لائے لہٰذا صبر کیجئے اور تاخیر کیجئے۔ تب تنوخا نے کہا، وائے ہو تم پر اے روبیل یہ کیا مصلحت ہے جو یونسؑ کے بارے میں تم سمجھتے ہو کہ ان کی سفارش کریں بعد اس کے کہ وہ خدا کے منکر ہوگئے اور یونسؑ کی پیغمبری سے منحرف ہیں اور ان کو اپنے گھروں سے نکال دیا اور ان کو سنگسار کرنا چاہا تھا۔ روبیل نے کہا خاموش تو ایک مرد عابد ہے تجھ کو علم نہیں پھر حضرت یونسؑ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ فرمایئے کہ اگر خدا عذاب بھیجے گا تو سب کو ہلاک کرے گا یا بعض کو فرمایا سب کو۔ میں نے خدا سے ایسا ہی طلب کیا ہے اور مجھے اُن پر مطلق رحم نہیں آتا کہ پھر ان کی شفاعت کروں کہ عذاب اُن سے برطرف کردے روبیل نے کہا اے یونسؑ جس وقت

اُن پر عذاب نازل ہو اور وہ آثار عذاب مشاہدہ کریں اور خدا سے توبہ واستغفار کریں تو شاید خدا اُن پر رحم فرمائے کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے اور شاید عذاب اُن سے زائل کردے تو پھر آپ کو وہ سب دروغ گو سمجھیں گے تنوخا نے کہا وائے ہو تم پر اے روبیل تم نے بہت بُری بات کہی پیغمبر مرسل تم کو خبر دے رہے ہیں کہ خدا نے اُن پر وحی فرمائی ہے کہ عذاب اُن پر نازل ہوگا اور تم ایسی بات کرتے ہو بلکہ خدا کے قول کو تم نے رد کیا اور سخن خدا اور رسول میں شک کیا۔ جاؤ تمہارے اعمال ضائع ہوگئے روبیل نے کہا کہ اے تنوخا، تیری رائے ضعیف ہے پھر حضرت یونسؑ سے کہا جب آپ کی قوم پر عذاب نازل ہوگا اور سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اُن کے شہر برباد و ویران ہو جائیں گے تو کیا ایسا نہیں ہے کہ خدا آپ کا نام دفتر انبیا سے محو کردے گا اور آپ کی رسالت برطرف ہو جائے۔ اور آپ بعض ضعیف انسانوں کے مانند ہو جائیں کیونکہ آپ کے ہاتھ سے ایک لاکھ بندے ہلاک ہوئے ہوں گے۔ آخر یونسؑ نے روبیل کی نصیحت قبول نہ فرمائی اور تنوخا کو لے کر شہر سے دور نکل گئے پھر یونسؑ واپس آئے اور اپنی قوم کو آگاہ کیا کہ فلاں روز بعد طلوع آفتاب تم پر عذاب نازل ہوگا یہ سُن کر لوگوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو سختی اور اہانت کے ساتھ شہر سے نکال دیا تو یونسؑ اور تنوخا شہر سے دور نکل گئے اور انتظار کرنے لگے کہ اُن پر عذاب نازل ہو۔ روبیل قوم کے درمیان موجود رہے اور جب ماہ شوال کی پہلی تاریخ آئی روبیل ایک بلند پہاڑ پر چڑھ گئے اور قوم کو آواز دی کہ میں روبیل ہوں تم پر مشفق و مہربان۔ ماہ شوال داخل ہوگیا اور تمہارے پیغمبر خدا کے رسولِ یونسؑ نے تم کو خبر دی ہے کہ خدا نے اُن کو وحی فرمائی ہے کہ عذاب اس مہینے کے درمیانی چہارشنبہ کو طلوع آفتاب کے بعد نازل ہوگا اور خدا اپنے رسولوں سے جو وعدہ کرتا ہے اُس کے خلاف نہیں کرتا لہٰذا سوچو کہ تم کو کیا کرنا چاہیئے۔ روبیل کی اس بات سے وہ لوگ خوفزدہ ہوئے اور نزول عذاب کا ان کو یقین ہوگیا اور روبیل کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور بولے آپ کی اب ہمارے متعلق کیا رائے ہے۔ آپ حکیم و دانا ہیں اور آپ ہمیشہ

ہمارے حال پر مہربان رہے ہیں اور ہم نے سُنا ہے کہ آپ نے حضرت یونسؑ سے بہت کچھ ہماری سفارش کی ہے لہٰذا جیسا آپ فرمایئے ہم اُس پر عمل کریں۔ روبیل نے کہا میری رائے یہ ہے کہ جب درمیانی چہار شنبہ کی صبح نمودار ہو جس میں نزول عذاب کا وعدہ ہے تو عورتوں اور شیر خوار اور غیر شیر خوار بچوں کو ایک دوسرے سے جدا کرو اور عورتوں کو پہاڑ کے دامن میں ٹھہراؤ اور بچوں کو دریا کے سیلاب کے راستہ میں کھڑا کرو۔ اور حیوانات کے بچوں کو بھی اُن کی ماؤں سے الگ کردو اور یہ سب آفتاب نکلنے سے پہلے ہونا چاہیے اور جب دیکھو کہ زرد ہوا مشرق سے آرہی ہے چھوٹے اور بڑے سب کے سب آواز گریہ واستغاثہ بلند کرو اور خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاوی اور توبہ واستغفار کرنا شروع کرو اور سروں کو آسمان کی جانب بلند کر کے کہو خداوندا ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور تیرے پیغمبر کی تکذیب کی ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو یقیناً ہم عذاب میں مبتلا ہوں گے اور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔ اے خدا ہماری توبہ قبول فرما اور ہم پر رحم کر، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اور تم کو گریہ وزاوی اور توبہ وانابت سے دل تنگ نہ ہونا چاہیے جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو یا تم سے عذاب برطرف نہ ہو جائے۔ غرضکہ روبیل کی رائے پر سب متفق ہوئے۔

جب وعدہ کا دن آیا یونسؑ شہر سے باہر نکلے اور ایسے مقام پر پہنچے جہاں سے ان کی آوازیں سُن سکیں۔ اور اگر عذاب نازل ہو جائے تو دیکھ سکیں۔ اور وہ لوگ بھی صبح ہوتے ہی روبیل کے ارشاد کے بموجب عمل میں لائے جب آفتاب طلوع ہوا۔ نہایت سخت و تند زود و سیاہ ہوا چلنا شروع ہوئی جس میں ایک مہیب آواز ظاہر تھی۔ جب ان لوگوں نے اس ہوا کو دیکھا سب کے سب یکبارگی رونے چلانے اور فریاد کرنے لگے اور توبہ واستغفار میں مشغول ہو گئے اور بچے اپنی ماؤں کی تلاش میں رونے لگے اور جانوروں کے بچے اپنی ماؤں کے دودھ نہ ملنے سے بے چین ہو کر چلانے لگے اور حیوانات اپنے چارہ و گھاس کے لئے شور کرنے لگے۔ یونسؑ اور تنوخا اُن کے رونے چلّانے

کی آوازیں سنتے تھے اور بددُعا کرتے تھے کہ خدا اُن پر عذاب کو زیادہ سخت کرے اور روبیل اُن کی آوازیں سُنتے تھے اور دُعا کرتے تھے خداوندا عذاب اُن سے برطرف کردے جب ظہر کا وقت آیا آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے خدا کا غضب ٹھنڈا ہوا، اُن پر خدا نے رحم فرمایا اور بخش دیا اور اُن کی دعائیں مستجاب فرمائیں اور اُن کی توبہ قبول کی اور ان کے گناہوں کو بخش دیا اور اسرافیلؑ پر وحی فرمائی کہ قوم یونسؑ نے نالہ وفریاد اور توبہ واستغفار کی لہٰذا میں نے اُن پر رحم کیا اور اُن کی توبہ قبول فرمائی اور میں تو توبہ کا بہت قبول کرنے والا ہوں اور اپنے بندوں پر بہت مہربان ہوں اور ان بندوں کی توبہ بہت جلد قبول کرلیتا ہوں جو اپنے گناہوں سے پشیمان ہوتے ہیں۔ چونکہ میرے بندہ یونسؑ نے مجھ سے اپنی قوم پر عذاب کی خواہش کی تھی اور یہ شرط نہیں کی تھی کہ میں ان کو ہلاک بھی کردوں تو میں نے اُن پر عذاب نازل کردیا۔ اور اب تم جاؤ اور عذاب اُن سے برطرف کردو۔ اسرافیلؑ نے عرض کی، پالنے والے تیرا عذاب اُن کے کاندھوں تک پہنچ چکا ہے اور قریب ہے کہ ان کو ہلاک کردے جب تک پہنچوں گا وہ ہلاک ہوچکے ہوں گے خدا نے فرمایا کہ میں نے فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ عذاب کو اُن کے سروں پر روکے رہیں جب تک میرا حکم نہ پہنچے اُن پر نازل نہ ہونے دیں تو اے اسرافیلؑ تم جاؤ اور اُن سے عذاب کو برطرف کرکے اُن پہاڑوں پر نازل کردو جو اُس شہر کے گرد چشموں اور دریاؤں سے متصل ہیں اور دوسرے پہاڑوں پر اپنی بلندی کے سبب فخر وناز کرتے ہیں اُن کو ذلیل ونرم کردو کہ وہ لوہے بن جائیں۔ جناب اسرافیلؑ نازل ہوئے اور اپنے پروں کو کھولا اور عذاب اُن سے برطرف کردیا اور پہاڑوں پر نازل کردیا جن کے لئے خدا نے حکم دیا تھا وہ تمام پہاڑ موصل کے نواح میں ہیں اور وہ سب کے سب قیامت تک کے لئے آہن بن گے۔ غرض کہ جب قوم یونسؑ نے دیکھا کہ عذاب اُن سے ٹال دیا گیا، پہاڑوں سے نیچے اُترے اور اپنے گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے زن وفرزند مال ومتاع کو واپس لائے۔ دوسرے روز شنبہ کے دن جناب یونسؑ اور تنوخا نے ان کی آوازیں نہیں سنیں یقین کرلیا کہ

عذاب اُن پر نازل ہو گیا اور چاہا کہ چل کر اُن کا حال دیکھیں کہ وہ کیونکہ ہلاک ہوئے ہیں۔ جب وہ شہر کے قریب آئے دیکھا کہ لکڑہارے اور چرواہے آ رہے ہیں اور اہل شہر بدستور اپنے کاموں میں مشغول ہیں یونسؑ نے تنوخا سے کہا کہ جو کچھ (عذاب کے بارے میں) مجھ پر وحی ہوئی تھی اس کے خلاف واقع ہوا اس لئے میری قوم والے مجھے دروغ گو کہیں گے اور آئیدہ اُن کے نزدیک میری عزت و منزلت کچھ نہ رہے گی اور اُسی جگہ سے غضبناک ہو کر دریا کی طرف چلے اس طرح کہ کوئی شخص اُن کو نہ پہچانے اور کوشش کر رہے تھے کہ ان کی قوم کا کوئی شخص نہ دیکھے کہ اُن کو جھوٹا کہے۔ تنوخا شہر میں داخل ہوا روبیل نے اس سے کہا کہ کس کی رائے زیادہ مناسب اور زیادہ قابل عمل تھی تیری رائے یا میری تنوخا نے کہا آپ کی رائے زیادہ بہتر تھی اور آپ نے جو کچھ کہا وہ علماء و حکماء کی رائے تھی اور میں ہمیشہ گمان کیا کرتا تھا کہ میں آپ سے بہتر ہوں اس سبب سے کہ میرا زہد اور میری عبادت آپ سے زیادہ تھی اب آپ کا فضل و شرف اُس علم کے سبب سے جو آپ کو خدا نے عطا فرمایا ہے مجھ ظاہر ہو گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ حکمت تقولے کے ساتھ زہد سے بہتر ہے۔ اور عبادت بغیر علم کے کامل نہیں ہوتی۔ پھر وہ دونوں ایک دُوسرے کے مصاحب ہو گئے اور اپنی قوم کے ساتھ رہنے لگے۔ حضرت یونسؑ پنجشنبہ کو دریا کے کنارے پر پہنچے۔ سات روز تک جنگل میں درخت کدو کے نیچے پڑے رہے اور دوسرے ہفتہ میں واپس ہُوئے اور اپنی قوم کے پاس آئے۔ وہ لوگ اُن حضرت پر ایمان لائے اُن کی تصدیق کی اور اُن کی اطاعت و فرمانبرداری میں مشغول ہوئے۔ حضرت یونسؑ کے حالات جو مچھلی کے پیٹ میں جانے سے پہلے اور بعد کے اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

منقول ہے کہ ایک روز حضرت امّ سلمہؓ نے سرور کائناتؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ اپنے معبود سے مناجات کر رہے ہیں۔ خداوندا مجھ کو کبھی ایک چشم زدن کے لئے بھی میرے حال پر مت چھوڑیو۔ امّ سلمہؓ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ آپ بھی ایسا فرماتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا

کیونکر مطمئن ہوں حالانکہ یونسؑ بن متّا کو یک چشم زدن کے لئے اُن کے حال پر چھوڑ دیا تھا تو اُن سے (یہ ترک اولیٰ) صادر ہوا۔ ایک اور روایت کے مطابق ایک روز حضرت صادقؑ نے آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھا کر فرمایا کہ پروردگار مجھ کو میرے حال پر ایک چشم زدن کے لئے بھی نہ چھوڑ نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ، یہ کہتے تھے اور آنسو آپؑ کی آنکھوں سے ریش مبارک پر جاری تھے۔ پھر میری جانب رُخ کیا اور فرمایا کہ اے پسر ابی یعفور خدا نے حضرت یونسؑ کو ایک چشم زدن سے بہت زیادہ کم اُن کے حال پر چھوڑ دیا تھا تو اُن سے وہ ترک اولیٰ صادر ہوا کہ اگر اسی حال میں وہ مر جاتے تو اُن کے مرتبہ میں بہت کمی واقع ہو جاتی۔ ایک روایت میں منقول ہے کہ ابو بصیر نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ کس سبب سے خدا نے عذاب کو قوم یونسؑ سے ٹال دیا حالانکہ اُنکے سروں کے قریب پہنچ چکا تھا۔ کسی دوسری اُمّت کے بارے میں ایسا نہیں ہوا، فرمایا اس لئے کہ علم الٰہی میں گذر چکا تھا کہ اُن کے توبہ کرنے کے سبب سے عذاب اُن سے برطرف کر دے گا۔ اور یونسؑ کو اس کی خبر نہ دی تھی اس لئے کہ چاہتا تھا کہ ان کو اپنی بندگی کے لئے مچھلی کے شکم میں فارغ کر دے تا کہ خدا کے کرم و ثواب کے مستحق ہو جائیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ خدا نے جب کسی قوم پر عذاب بھیجا تو پھر واپس نہ کیا سوائے قوم یونسؑ کے، لوگوں نے پوچھا کیا عذاب اُن کے سروں کے قریب پہنچ چکا تھا فرمایا ہاں اس قدر نزدیک ہو چکا تھا کہ ہاتھ وہاں تک پہنچ سکتا تھا۔ پوچھا کہ پھر خدا نے کیوں ٹال دیا اور یکبارگی اُن کی بے خبری میں کیوں نہ نازل کر دیا جیسا کہ دوسروں اُمّتوں پر نازل کیا، فرمایا اس لئے کہ خدا کے علم مکنون (پوشیدہ علم) میں گذر چکا تھا کہ وہ توبہ کریں گے اور عذاب ان سے برطرف کر دیا جائے گا اور یہ دوسروں پر ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔

حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ خدا نے میری ولایت اہل آسمان و زمین پر پیش کی (تو) جس نے قبول کیا قبول کیا اور جس نے انکار کیا (تو) انکار کیا اور حضرت یونسؑ نے بھی جیسا کہ چاہئے (تھا) قبول نہیں کیا یہاں تک کہ خدا نے اُن کو شکم ماہی میں محبوس کر دیا تب

انہوں نے قبول کیا جو حق تھا قبول کرنے کا۔ ابو حمزہ ثمالی سے بھی روایت ہے کہ ایک روز عبداللہ بن عمر نے امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں آکر کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ میرے جد برو گوار حضرت علیؑ کی ولایت حضرت یونسؑ پر پیش کی گئی (تو) انہوں نے اقرار کرنے میں توقف کیا اس لئے خدا نے ان کو شکم ماہی میں ڈالا۔ اُن حضرت نے فرمایا، بیشک میں نے کہا ہے تیری ماں تیرے سوگ میں بیٹھے۔ عبداللہ نے کہا کہ اگر آپ سچ کہتے ہیں تو سچائی کی کچھ علامت دکھلایئے، (ابو حمزہ کہتے ہیں کہ) حضرتؑ نے اس کی اور میری آنکھوں پر پٹی باندھی اور تھوڑی دیر کے بعد فرمایا اپنی آنکھیں کھول دو۔ جب ہم نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اپنے کو دریا کے کنارے پایا جس کی موجیں بلند ہو رہی تھیں۔ عبداللہ بن عمر نے کہا اے میرے سردار میرا خون آپ کی گردن پر ہوگا حضرت نے فرمایا اضطراب مت کر اپنی سچائی کی علامت تجھے دکھلانا چاہتا ہوں پھر مچھلی کو آواز دی ایک مچھلی نے کوہ عظیم کے مانند لبیک لبیک اے ولی خدا کہتی ہوئی دریا سے سر نکالا ۔ حضرت نے فرمایا تو کون ہے ؟ عرض کی اے میرے سردار ماہی یونسؑ ہوں، فرمایا کہ مجھے خبر دے کہ یونسؑ کا قصّہ کیا تھا، عرض کی اے میرے سردار خداوند عالم نے آدمؑ سے آپ کے جد حضرت محمدؐ تک کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ آپ اہلبیتؑ کی ولایت اُن پر پیش کی جس نے قبول کی وہ محفوظ رہا اور جس نے انکار کیا وہ مبتلا کیا گیا یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے یونسؑ کو پیغمبری کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اُن کو وحی فرمائی کہ امیر المومنین علیؑ اور اُن کے بعد ائمہ راشدینؑ کی ولایت قبول کرو جو علیؑ کے صلب سے ہوں گے اور دُوسرے امور جو اُن پر وحی کے ذریعہ نازل کئے گئے یونسؑ نے کہا کیونکہ ان کی ولایت قبول کروں جن کو دیکھا نہیں اور نہ پہچانتا ہوں اور دریا کے کنارے آئے تو خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ یونسؑ کو نِگل لوں مگر اُن کی ہڈیاں سالم رہیں۔ وہ میرے شکم میں چالیس روز رہے ہیں، اُن کو دریاؤں اور تاریکیوں میں گھماتی رہی اور وہ ندا کرتے رہے "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" (اور بارگاہ خدا میں

عرض کرتے رہے کہ) میں نے امیر المومنینؑ اور اُن کی اولاد میں سے ائمہ راشدینؑ کی ولایت قبول و منظور کی۔ جب وہ آپ حضرات کی ولایت پر ایمان لائے تو مجھے خدا نے حکم دیا اور میں نے ان کو دریا کے کنارے اُگل دیا۔ یہ سُن کر امام نے حکم فرمایا کہ اے مچھلی اپنے مقام پر واپس جا، تو وہ مچھلی چلی گئی اور موجیں زائل ہو گیئں پانی ساکن ہو گیا۔ (نوٹ: مولف فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ خداوند عالم نے انبیاء پر ولایت ائمہ طاہرین کا قبول کرنا حتمی طور پر واجب نہ فرمایا ہو جس کا ترک کرنا موجب گناہ ہو یا یہ کہ سب نے قبول کیا اور بعض نے قبول کرنے میں اہتمام نہ کیا۔ واللہ اعلم)۔

حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ داؤدؑ پیغمبر نے مناجات کی کہ پالنے والے بہشت میں میرے قریب میری منزلوں میں میرا مثل و نظیر کون ہوگا۔ وحی نازل ہوئی کہ وہ متیّ علیہ السلام (جو کہ) حضرت یونسؑ کے پدر بزرگوار ہوں گے حضرت داؤدؑ نے اجازت چاہی کہ ان کی زیارت کو جائیں۔ خدا نے اجازت دے دی تو وہ اپنے فرزند سلیمانؑ کے ہمراہ اُن کے گھر گئے۔ دیکھا کہ لیف خرما کا گھر ہے جب ان کا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بازار گئے ہوئے ہیں، وہاں تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ لکڑہاروں کے بازار میں ہیں، وہاں پہنچ کر جستجو کی تو لوگوں نے کہا ابھی آتے ہیں، وہاں ان کے انتظار میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر میں اُن کو آتے ہوئے دیکھا اس طرح کہ لکڑی کا گٹھا سر پر رکھے ہوئے ہیں ان کو دیکھ کر لوگ ان کی تعظیم کو اُٹھے اور ان کا استقبال کیا۔ متّا نے لکڑی زمین پر رکھ دی اور شکر خدا بجالائے اور فرمایا کون ہے جو مال طیب و حلال کو مال طیب و حلال سے خرید کرے۔ یہ سُن کر ایک شخص نے کچھ قیمت لگائی دوسرے نے کچھ اور زیادہ دام کہا یہاں تک کہ ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا اس کے بعد داؤدؑ و سلیمانؑ ان کے سامنے آئے اور اُن کو سلام کیا آپ نے جواب سلام دے کر گھر چلنے کی تکلیف دی اور لکڑی کی

قیمت جو ملی تھی اُس سے گیہوں یا جَو خرید فرمایا، گھر لا کر اُس کو پیسا اور اُس کے آٹے کو گوندھا اور آگ روشن کر کے روٹیاں بنا کر اس میں ڈال دیں اور بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ پھر اُٹھے دیکھا کہ روٹیاں تیار ہیں ان کو ایک لکڑی کے ظرف میں توڑ کر ڈال دیا اور اُس پر نمک چھڑک دیا اور لوٹا اپنے پاس رکھ لیا اور دوزانو بیٹھے اور بسم اللہ کہا کر لقمہ مُنہ میں رکھا اور خوب چبا کر کھایا تو الحمد للہ کہا پھر دوسرا لقمہ اُٹھایا اور اسی طرح کھایا پھر پانی بسم اللہ کہہ کر اُٹھایا اور پی کر الحمد للہ کہا اور کہا کہ خداوندا کون ہے جسے تو نے کوئی نعمت عطا کی ہو جیسی مجھے عطا فرمائی ہے۔ میری آنکھیں کان اور جسم کو صحیح و سالم قرار دیا ہے اور اتنی قوت عطا کی ہے کہ اُس درخت کے پاس جاتا ہوں جسے خود نہیں اُگایا ہے اور نہ اُس کی حفاظت میں کوئی محنت و تکلیف اُٹھائی ہے اس کو تو نے میری روزی قرار دی اور تو میرے پاس خریدار بھیج دیتا ہے جو اُس لکڑی کو خریدتا ہے اور میں اس کی قیمت سے غذا خریدتا ہوں جس کو خود نہیں بویا اور تو نے آگ کو میرے لئے مسخر کیا جس سے میں نے روٹیاں پکائیں اور اس کو تو نے ایسا بنا دیا کہ میں نے خواہش کے ساتھ اس کو کھایا تا کہ تیری عبادت کی قوت حاصل کروں لہٰذا حمد تیرے ہی لئے سزاوار ہے۔ اُس کے بعد روئے پھر داؤدؑ نے سلیمانؑ سے کہا اے فرزند اُٹھو اور چلو ہم نے کسی بندے کو اس مرد سے زیادہ شکر گذار نہیں دیکھا۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally